SACRAMENTAL SORCERY

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں۔ ہم تصوروں کو ڈھادیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68یونیکوئی
ٹینسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@oal.com
ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com
ٹیلی فون:4237430199۔فیکس۔4237432005

﴿ساکرامنٹی سحر﴾

(جان ڈبلیو روبنز)

مدیر کا خیال: اس مہینے ٹرینٹی فاؤنڈیشن ساکرامنٹی سحر ایک کتاب شائع کرنے کا شیڈول بنایا ہے۔ (ساکرامنٹی سحر: رومن کیتھولک بپتسمہ کی فادیت از جیمس ہیلی تھارن ویل جنوبی پریسٹرن ماہرین الہیایات کے جو انیسویں صدی کے وسط میں تھے۔ تھارن ویل یہ کتاب چارلس ہاگ کے 1845ء میں پریسٹرن کی جنرل اسمبلی جس نے اعلان کیا تھا کہ رومن کیتھولک کا بپتسمہ مسیحی بپتسمہ نہیں ہے کے جواب میں لکھی۔ ہاگ جس نے بجائے جنرل اسمبلی کے کلام مقدس کی رشنی میں اعلان لکی بجائے کیونکہ خود بہت سارے دیگر کوائف سے واقف تھا اپنے غلط خیالات کو رومی بپتسمے کے متعلق پرنسٹین سیمری میں پڑھانا جاری رکھا اور اُسکے رومن چرچ کے متعلق نرم خیالات پریسٹر طلباء کے ذہنوں پر کافی اثر چھوڑا جنہوں نے انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں سرپیٹرین کے چرچ کے الطار کو سنبھالا اور یہ ہاک کی غلط تعلیم تھی۔ میں نے اکیسویں صدی برسٹیرین کلیسیا میں مُرتد اور بین الاکلیسیائی کاموں کو بڑھادیا۔ اور یہ چھوٹی سی مثال ہمیں ظاہر

کرے گی کہ ہمیں کیسے مذہبی درسگائیں گرجا گھر اور تمام فرقوں میں یہودی تعلیم پھیلا سکتی ہیں۔ مندرجہ ذیل مضمون تھارن ویل کی کتاب کا پیش لفظ ہے دو سو صفات پر مبنی یہ کتاب ٹرینٹی فاؤنڈیشن سے 12.85 ڈالر جمع پانچ ڈالر ڈاک کے اخراجات کے ساتھ خریدی جا سکتی ہے۔

بیسویں صدی ایسی صدی تھی جس کے اندر بین الاکلیسیاء ترقی جیسے مذہبی جماعتوں الہیاتی درسگاہوں اور متحدہ منشور، متحدہ عبادات اور رومن کیتھولک مومنین اور کاہنانہ طبقے اور پروٹسٹینٹ اور مذہبی طبقے کے درمیان شاندار ترقی ہوئی۔ رومی کلیسیاء کی طرف الہیاتی اور تنظیمی بین الاکلیسیاء انیسویں صدی کے آخر میں رومی مذہبی سلطنت سے سرکاری طور پر اعلان ہوا جس کی جڑیں تیرھویں صدی کے فلسفہ دان تھامس کے عقیدے سے ملتی جلتی ہیں۔

پوپ سیوترھویں نے اپنے تمام مومنین سے کہا کہ یہ فلسفہ ہر طبقہ زندگی سے آگے بڑھایا جائے۔ اس کا نتیجہ نا صرف نیا تھومس انتقامی رویہ بیسویں صدی میں تھا بلکہ یہ باہمی تبادلہ تھا زیادہ رسمی اور سطوریائی کلیسیاؤں کے مابین جو بعد میں گفتگو وشنید اور آزاد خیال اور جدید مفکرین علاقوں میں 1960ء میں شفایا تحریک جسے مومنین کے لیول پہ بنیاد پرست الہیاتی اتحاد جو رومی اور پینٹکاسل اور بہت سی دوسری اصلاح شدہ اور زیادہ قدامت پرست فرقوں کے درمیان ہوئی۔ انہوں نے اپنے بورڈ میں (مرکزی کمیٹی) کارڈینل کاسی ڈی اور ڈوریں اور جنوبی بپتسمہ گروپ چارلس کالسن اور اسکین مفکر جے آئی پیکہ کو شامل کیا۔ رومی چرچ کی طرف بڑھتا ہوا رجحان کے پیچھے بہت دیر کا ایک تصور تھا کہ پروٹسٹینٹ اور کیتھولک کے درمیان بہت سی چیزیں مشترک تھیں۔

مثال کے طور پر پہلی تیم چوتھی، پانچویں اور چھٹی اور ساتو ایں بین الاکلیسائی کونسل ایمان کے بنیادی عقیدے رسولوں کا عقیدہ (جیسے نہ لو رسولوں نے لکھا نہ تشریح کی اور نہ پڑھا) نقایہ کا عقیدہ اور حتی کہ مسیحی بپتسمہ بھی، پروٹسٹینٹ اور کیتھولک کے درمیان بہت ساری چیزیں مشترک تھیں مگر افسوس کہ اصلاحات کا انقلاب آگیا لیکن آج بھی ساری باتوں سے واپس جایا جا سکتا ہے۔

چارلس کارومن کہتا ہے کہ اگر وہ سولویں صدی میں ہوتا تو کلیسیاء کا یہ ٹوٹا روکا جا سکتا تھا۔ تھامس ایزم کو سرکاری طور پر باضابطہ طرز

زندگی مانتے ہوئے 1879ء میں رومن کیتھولک کلیسائی سلطنت نے فلسفے کے اندر بہت بڑی علمی ترقی حاصل کی جو بین الاکلیسائی تحریک الہیاتی پہلو میں نظر آتی ہے اور یہ دوطرفہ فلسفائی کشش اس طرح سے دیکھی جاسکتی ہے کہ دراصل انیسویں صدی کے آخری اور بیسویں صدی کے شروع میں پروٹسٹینٹ گویا سب نے نہیں مگر تھوڑوں نے تھامس کی دلیلوں کو جو اُس نے خدا کے وجود اور تجرباتی علم جس میں مسیحی الہیایات کو حسی تجربات پر زور دیا گیا کو بہت ساروں نے قبول کرلیا۔

رومی چرچ یا کلیسیائی ریاست نے بہت جلد اس کو عیاں کر دیا کہ جس میں روم کے پر اثر فلسفے پر کوئی اعتراض نہ ہو سکے۔ بیسویں صدی میں لوتھرن طبقے سے جان وارویک ماونٹ گمری، پریسبٹرین طبقے سے آرسی سپرول اور بپٹسٹ نارمن گیزلر سب شخصی طور پر اس باضابطہ فلاسفر اور نوری ڈاکٹر کے امریکی پیروکار گئے گو وہ اپنی اپنی سرداریوں سے تھے لیکن اُن کے اس اتحاد سے روم پر کی جانے والی تنقید کو کم کر دیا کیونکہ اگر وہ روم پر تنقید کریں گے تو وہ اپنے آپ پر تنقید کریں گے۔ اور پھر وہ جو فلسفیانہ دلیل دیں گے اُس سے الہیاتی دلیلوں پر پروٹسٹینٹ حلقے پر بہت بُرا اثر پڑے گا۔ جن پر اُن کا راج ہے لیکن روم کے ساتھ یہ سازباز نہ تو منٹ گوسری، سپرول اور گیزلر سے شروع ہوئی اور نہ ہی ختم۔

انیسویں صدی کا ایک بڑا مایہ ناز ماہرین الہیات چارلس ہاگ جو پرسٹن سیمنری سے تھا اور بائبل مقدس اور اصلاحات کے زمانے کی علم الہیات کا بڑا وفادار مانا جاتا تھا وہ بھی سکاٹش کامن سنٹر سوسائٹی کے تجربہ کاروں میں ایک تھا اور اُس نے تھامس کی کچھ دلیلوں کو خدا کی موجودگی اور معقلہ تشریح کو مان لیا تھا۔

راس تھیالوجی میں ہاگ نے نہ صرف یہ مان لیا کہ رومی بپتسمہ مسیحی بپتسمہ ہے بلکہ یہ بھی کلیسائی ریاست مسیحی ایمان کی بنیادی سچائیوں کو بڑھایا اور محفوظ رکھا ہے۔ بہت ساری دوسری چیزیں جو ہاگ نے لکھیں اُن میں یہ لکھا (بے شک یہ خدا کا بہت شکر ادا کرنے والی بات ہے کہ رومن کیتھولک چرچ کی بہت ساری عظیم غلطیوں اور تباہ کن اغلاط کے پیچھے انجیل کی کچھ سچائیاں چھپی ہیں۔ تثلیث یسوع کی،

اولیت اور یسوع بطور خدا اور انسان دو مختلف طبقیں مگر ایک شخص کا درست عقیدہ اُس کو خون سے نجات پاک روح کے ذریعے پاکیزگی اور نئی زندگی جسم کا جی اُٹھنا ابدی زندگی یہ وہ عقیدے ہیں جن پہ کیتھولک کلیسیاء زندہ رہتی ہے اور جس میں ولیوں کی طرح انسان پیدا کیے۔ جیسے مقدس برنارڈ بینلون اور بغیر کسی شک کے ہزاروں ایسے لوگ جو خدا کی چندہ وہ اولاد ہیں۔ ہاگ کے جواب میں تھاان ویل نے اشارہ کیا کہ یہ والے رومی عقیدے مکمل طور پر رومی نہیں ہیں بلکہ رومی عقیدے اور تباہ کن اغلاط کا مجموعہ ہیں۔ جیسے خود ہاگ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ یہ مجموعہ جان لیوا ہے جیسے مالٹے کا جوس اور کچلا ملا دیا جائے تو زہر بن جاتا ہے اگر یہ کہیں کہ مالٹے کا جوس بڑا لذیز ہے تو ہم اس بات کو بھلا دیں گے کیونکہ روم صرف مالٹے کا جوس ہی پیش کرتا ہے۔ مگر یہ مجموعہ مگر انجیل ہی نہیں بلکہ جھوٹ ہے لیکن بات اس سے بھی آگے ہے ہاگ نے اپنی گفتگو یا جسکا مطلب ترتیب وار علم الہیات تھا اُس کے سیاق سباق تھا اُس نے تسلیم کیا کہ روم کا نظریہ جواز رومی نہیں ہے بلکہ بائبل سے نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اُس نے کہا کہ روم کے پاس بائبل کی سچائیاں موجود ہیں۔ اس سے پھر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یا تو عظیم سچائیوں کا جواز غلط ہے یا پھر روم کے پاس عظیم سچائیاں ہیں۔ لیکن ہاگ کی بین کلیسیائی روح اتنی عظیم تھی کہ وہ اس طرح کی احمکانہ باتیں کہہ گیا۔ اگر چہ اُس نے یہ جان لیا کہ امریکی پریسبٹرن کلیسیائی کا بہت بڑا حصہ جو اُس نے لگایا کہ اُس نے ریاست کو مذہب سے علیحدہ کر دیا تھا۔ یعنی طاقت کا استعمال کیا۔ ہاگ یہ سمجھنے میں نا کام ہو گیا کہ امریکی چرچ کی درستگی جو رومی بپتسمے کے متعلق اصلاح کے بعد آتی تھی یہ ہو سکتا ہے۔ اُس کی یہ کش مکش روم کے اتھ علم التجربہ کے باہم مترادف نقاط کی وجہ سے ہو۔

اور بیسویں صدی تک ڈاکہ گارڈن ایچ کلارک کے فلسفیاتی نظام کے تحت جس میں رومی فلسفہ اور الہیات کی مخالفت کو ضروری سمجھا گیا۔ بدقسمتی سے بیسویں صدی کے امریکی کلیسیاؤں نے ڈاکٹر کلارک کے مسیحی فلسفے کو اتنی اہمیت نہ دی۔ لیکن بیسویں صدی کے بین الاکلیسائی اتحاد کو الزام دینا ایک غلطی ہوگی۔

کیونکہ امریکی کلیسیاؤں پر بالخصوص ہاگ کا بہت اہم کردار ہے خوش قسمتی سے یہ سوال کہ کیا سوال رومی کلیسیاء ایک مسیحی کلیسیاء ہے یا پھر رومی بپتسمہ مسیحی بپتسمہ ہے اُسے جنوبی پریسٹرین ماہر الہیات جیمس ہنسلی تھارن کا مقابلہ کرنا پڑا جس نے یہ مضمون لکھا ہے۔ بدقسمتی سے تھارن ویل نے ہاگ کی طرح رومی فلسفے کو چیلنج نہیں کیا بلکہ علم التجربہ کے بنیادی اصولوں کو قبول کرلیا۔ 1845 میں پریسٹرین کی جنرل اسمبلی نے اعلان کیا تھا کہ رومن کیتھولک چرچ کا بپتسمہ مسیحی بپتسمہ نہیں ہے۔

ہاگ جو بظاہر تو اُس اسمبلی میں موجود نہیں تھا۔ اُس نے فوری طور پر اس کے جواب میں ایک لمبا مضمون جولائی 1845 میں پرسٹین ریو کے طور پر شائع کردیا۔ جس کا وہ مدیر اعلیٰ تھا۔ تھارن ویل نے ہاگ کی دلیلوں کا جواب 1846ء واچ مین اور اندورجواج ماونڈ ے میں شائع ہوتے تھے دیا۔ ہاگ کو جاب دیتے ہوئے اور 1845 کی اسمبلی کے فیصلے کا تحفظ کرتے ہوئے تھارن ویل نے کوشش کی کہ تمام خبطی پروٹسٹینٹ ماہرین الٰہیات اور بائبل مقدس کے علاوہ کوئی بھی تعلیم یا دلیل جو رومی کلیسائی بپتسمے کو مسیحی بپتسمہ ثابت کرے وہ ختم کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پریسٹرین کلیسیاؤں نے بیسویں صدی میں 1845ء کی جنرل اسمبلی کی قراردادکو بھلا دیا اور ہاگ کے خیالات کو قبول کرلیا۔ اور جس نے پرسٹین سیمنری کے طلبا کو پڑھایا۔

پریسٹرین کلیسیاؤں میں موجودہ بڑھتی ہوئی بت پرستی کی شکل یہ ہے کہ نہ صرف وہ رومی بپتسمے کا دفاع کرتے ہیں بلکہ پریسٹرین خادم روم کی طرح بپتسمہ تشریحید بھی کرتے ہیں اور سا کرانیٹل لیول پر اس طرح کی خدمات یا تعاون جو روم کے ساتھ کیا جاتا ہے اُسکے مختلف درجے ہیں۔ مثلاً مشن سیاست، انجیل منادی، پرستش اور تعلیم اور اب وقت ہے کہ ایک سادھیر تھارن ویل نے جو ہاگ کو خطرناک جواب لکھا تھا اُس کا احتجاج کیا جائے۔ جدید پریسٹرین جو ہاگ کے رومی کیتھولک بپتسمے کا دفاع کرتے ہیں یہ سخت کیلون ازم کو ساتھ نہیں ملاتے اور انہوں نے ہاگ کی تعلیمات میں چھپے مسیح کو ٹھکرا دیا اور اُسکی غلطیوں کو جلدی سے قبول کرلیا۔ امریکی پریسٹرین کلیسیاء میں موجودہ کفر جو نظریہ جواز کے متعلق ہے وہ اُن آدمیوں کی سرپرستی میں ہے جنکا نقطہ آغاز وظیفہ ہے اول کہ مصلحین کی تحریروں کو دوبارہ سے پرکھنا اُن کی غلطیاں

نکالنا اور انکی غلطیوں کو اُنکے بڑے بڑے مذہبی عقیدے اور مسیح تعلیم ٹھہرانا ۔ دوم تاریخ کو دھرانا جس میں کفرانہ اور بدنتی ماہرین الہیایات کو ایمان کا محافظ ٹھہرانا ۔

پیٹر لیل بیک ویسٹ منسٹر تھیمری (پیس سال وانیا) کا صدر ڈی جی ہارٹ جو ویسٹ منسٹر تھیمری کیلی فورنیا میں سابقہ صدر تھا وہ اس طرح کے وظیفوں سے فیض یاب ہونے والوں میں تھا ۔ اگر کوئی پروٹسٹینٹ خادموں کا رومی بپتسمے کے متعلق دفاع کو پڑھے تو ایک بندہ اس پیچیدہ غلطیوں سے حیران ہو جاتا ہے جو انہوں نے اس کے نامحفوظ رہنے والے نتائج پر لگایا ۔ تحلیل کے سادہ اور ٹھوس دلیلوں کی بجائے اور اُنکے بچوں کے الہیاتی معلومات پر خیالات کے اصل میں سوال یہ ہے کہ رومی بپتسمہ کیا ہے ؟ اس میں بہت سی سیاسی غلطیاں تھیں اصلاح کے زمانے میں سے بعد میں اپنے مقاصد کے لیے بدل دیا گیا اور ہم یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا علم النبایات یا سیاست کو لانے میں اہم کردار ادا کر رہی تھی ۔ اور کوئی بھی دلیل حودی جاتے کہ ہم اس طرح کے اہل بپتسمہ (کیلون) انہیں نفرت سے مخالفین بپتسمہ کہتا تھا خواہ وہ رومی بپتسمہ کے متعلق کتنے ہی درست ہوں انہیں سزا کے طور پر پیش کیا جائے ۔ میں بطور پریسٹرین اور ایک کیلونیت کے طور پر یہ قبول کرتا ہوں کہ کیون کے مخالفین بپتسمہ رومی بپتسمہ کے متعلق درست تھے اور کیلون غلط تھا ۔ رومی ہمیشہ اصل میں مسیحی بپتسمہ میں ہے جیسے کہ وہ کلیسیاء اور علیحدگی کے متعلق ٹھیک تھے (ابتدائی لوتھرن اور اس کی پریسٹرین) اس نقطے پر درست تھے کہ جو بھی تصدیق شدہ کلیسیاء کی سفارش کرتے ہیں انہوں نے غیر بائبل اور غیر مسیحی جگہ یا مقام بنالیا ہے ۔ تھارن ویل پروٹسٹینٹ رہبروں کی دلیلوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ۔ جو رومی بپتسمے کی حمایت میں تھی ۔ اُس نے کہا کہ جو پروٹسینٹ رومن کیتھولک کے بپتسمے کا دفاع کرتا ہے اُسکا کچھ نہیں بچا اور ہاگ نے تھارن ویل کا کوئی جواب شائع نہیں کیا ۔

صفحہ نمبر 4)

بڑی ضد کے ساتھ مانتے ہوئے کہ تھارن ویل کے بعد رومی بپتسمہ مسیحی بپتسمہ ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نظریے کے حامی غیر بپتسمہ والے روم کے حمایتی ہیں لیکن علم الہیات والے نہیں ۔ رومی بپتسمے کے حق میں دلیل دینا عقل سے بالکل فارغ ہے یہ مثال اس کا ثبوت ہے ۔

حتیٰ کہ پرانی یا قدیم اسرائیل میں بھی کچھ کاہن کفر بکتے تھے۔ کچھ فتنے جوانہوں نے کیئے انہیں کبھی بھی دور یا نہ گیا۔ اس لیے رومی بپتسمہ جائز بپتسمہ ہے اور ایک اور اسی قسم کی بے عقل مثال یہ ہے کہ رومی بپتسمہ تثلیث کے نام پہ کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ جائز مسیحی بپتسمہ ہے اور اس بے وقوفی کا کوئی حل نہیں۔ تھارن ویل ہاگ کے خلاف اپنے مکالمے کا آغاز اس طرح کرتا ہے کہ شاید آپکو پتہ نہیں تھا کہ رومی بپتسمہ کیا تھا اور یہ بھی لگتا ہے کہ یہ جدید پروٹسٹینٹ جو رومی بپتسمہ کی دفاع کرتے ہیں انہیں بھی نہیں پتہ کہ رومی بپتسمہ کیا ہے؟ چنانچہ تھارن ویل کی بپتسمہ کے متعلق خیالات کی ایسے لوگوں کی تعلیمات ہونی چاہیے۔ تھارن ویل نے دکھایا کہ رومی بپتسمہ زیادہ پانی استعمال نہیں کرتا کیونکہ مسیحی بپتسمہ میں ملاوٹ والا پانی استعمال ہوتا ہے جس میں کھلم کھلا پانی کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔ تھارن ویل نے یہ بھی دکھایا کہ تثلیث کا بے معنی میں رسمی استعمال جادوئی اثر نہیں جیسے کہ پروٹسینٹ رومی بپتسمہ کی حمایت کرتے ہیں۔

بلکہ تثلیث میں ایمان ہونا بھی ضروری ہے جو رومی مذہبی ریاست میں نہیں ہے اور یہ بحثیں کرنا کہ بپتسمہ جائز طریقے جیسے باپ بیٹا اور روح القدس کے نام سے ادا کیا جاتا ہے یہ لفظی طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اس طرح جادوئی اثر ہوتا ہے اگر کلیسائی کاہن ماں باپ یا بچہ تثلیث میں ایمان کم رکھتا ہے۔ تھارن ویل نے لکھا باپ بیٹا روالقدس کے نام سے بپتسمہ دینا ایک بے جان جادوئی الفاظ سے ادا کرنا بے اثر نہیں بلکہ اس مکمل نجات کے عہد کو قبول کرنا ہے جس سے یہ جلدی ممبران ابدی زندگی اور کلیسیاء کی نجات میں ظاہر ہوتے ہیں اور بپتسمہ کی جڑ میں باپ بیٹا اور روالقدس ایمان ہے نہ کہ صرف الفاظ کی ادائیگی۔ اور پھر یہ دلیل کہ جو پروٹسٹینٹ نے رومی لوگوں کی ہمدردی میں لکھے کہ اگر یہ سچ ہے رومی بپتسمہ مسیحی بپتسمہ نہیں ہے تو کلیسیائی ہزاروں سال سے مسیحی بپتسمے کے بغیر ہے۔ یہ تاریخی دلیل بالخصوص روائتی اور کلیاتی کی ترقی دیکھنے والے افراد کے حق میں کی خاص اہمیت کے حامل ہے۔ جو اس کی مخالفت کرتے ہیں اُن کے لیے تھارن ویل نے لکھا کہ کیا بپتسمہ ختم ہو گیا تھا۔ جب پانی کی اس ملاوٹ کو ابتدائی کلیسیاؤں نے اپنایا تھا۔

میرا جواب یہ ہے کہ مجھے اس طرح کے کسی بھی بپتسمے کی قدر و قیمت کا پتہ نہیں ہے کہ جس میں یہ کہا گیا ہو کہ بپتسمہ کو اُس کی ابتدائی

شکل میں قبول کیا جائے جیسے رومی کلیسائی نے ختم کر دیا ہے کیونکہ آخری کھانے کا حکم بھی لاطینی کلیساء میں ختم ہو گیا ہے ۔ کیونکہ کیوں سارے بپتسمے کو اور آخری کھانے کے لوازمات کو کیوں غلاط عظیم سے تبدیل کر دیا جائے ۔ کیا یہ بات مان لی جائے گی ۔ کہ آخری کھانے کا اثر اُس وقت باقی تھا کہ جب پاک پیالے کو کلیسائی کو نہیں دیا جاتا تھا ۔ کیا یہ زیادہ غیر یقینی نہیں کہ ایک باہر آنے والا قانون کو غلط کر دیا جائے ۔ بجائے اسکے قیمتی سچائیوں کو پہچان لیا جائے ۔ جسکے یہ لکھا گیا تھا ۔ کیا مواد کی بجائے چھلکا ضروری ہے کیا ہم یہ بھی مان لیں ۔ کہ بائبل مقدس ی عظیم سچائیاں رومی کیتھولک چرچ نے عظیم سچائیوں کو خراب کر دیا ہے اور اس بات سے ذرا بھی جائے کہ نشانات اور اس عہد کی مہریں وہ بھی اُسی کشتی میں سوار ہیں اور اگر روم اپنی تعلیم میں غلط ہے تو پھر وہ انہی احکامات میں بھی غلط ہوگا کیونکہ اُس نے اپنا پورا ساکرامنٹ ہی گنوا دیا ہے تو وہ باقی دوسرے کیوں نہیں گنوائے گا ۔ کیونکہ اُسی کی بنیادیں رسولوں کے زمانے سے کفر پر ہیں ۔

(صفحہ نمبر 5)

اور میں نہیں سمجھتا کہ بپتسمہ کے ساکرامنٹ کی علامتیں تباہی اور خرابی پر مشتمل ہیں ۔ تب تھارن ویل نے ایک بغیر جواب والی دلیل پیش کی ۔ لیکن ہمارا کام تو سچائی کے ساتھ ہے نہ کہ اُس کے نجستوں کے ساتھ ۔ ہمیں الہیاتی نتائج کے متعلق ماننے سے نہیں ڈرنا چاہیے ۔ کیونکہ یہ بغل میں چھپی تمام مخالفت کے نظاموں کو ختم کر دیتی ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پانچویں اور چھٹی صدی میں کلیساء میں بپتسمے کا ساکرامنٹ درست تھا اور پھر یہ نتیجہ نکالنا کہ ایسی اور ویسی بدعنوانی نے اس ساکرامنٹ اور احکامات کو خراب نہیں کیا لیکن ہمیں پہلے بائبل مقدس سے تشریح کرنی ہے کہ سچا بپتسمے کا ساکرامنٹ کیا ہے؟ اور پھر اس کو کلیسیاء کے ہر دور میں اس کی مشق کو دیکھنے کی ضرورت ہے لیکن معیار بائبل مقدس کا ہی ہونا چاہیے ۔ اگر اس کے طور طریقے کسی بھی طریقے سے شریعت اور اس کی گواہی سے دور ہوئے تو اس کی مذمت کرنی چاہیے ۔ کیونکہ اگر جو کچھ خداوند نے کیا ۔ اگر کلیسیاء کچھ اور کرتی ہے تو وہ ٹھکرانے کے قابل ہے اور اس نظر آنے والی کلیسیاء میں نہ ٹوٹنے والے تعلیم کا پھیلاؤ جو پوپ صاحبان اور انکے بقیہ میں سے ہے ۔ وہ انکی ذاتی تعلیم ہے ایک مضبوط کلیسیاء کی نشانی بائبل مقدس کی

پیروی ہے نہ کہ کلیاتی احکام کی۔ اگر ہمارے آباؤ اجداد ان احکامات کے بغیر ہوتے جو اس روٹی کی خاک پر پرورش تھارن ویل نے محسوس کیا کہ یہ کافی نہیں ہے کہ ہم بپتسمہ کو علیحدہ گفتگو کا حصہ بنائیں کیونکہ مسیحیت ایک ضابطہ زندگی کا حصہ ہیں چنانچہ انہوں نے بہت عقیدوں پر بات چیت کی جن میں ایک پرستش بھی ہے۔ اُس نے درست عقیدے سے کہا کہ رومی پرستش بالکل جذبات سے خالی ہے۔ روم کے تاہل ترس پُرستار جن کے اندر عظیم بھیدوں کے جلدائی روبدار جذبات رکھتے ہیں جو حسی پرستش کے ذریعے خدا کی عزت اور اُسکے فضل کے جذبات رکھتے ہیں۔ اس زمین پر حقیرانہ عناصر رکھتے ہوئے انکے آنکھیں تخیل اور کان تو بڑے پر اثر ہیں لیکن دل بجھے ہوئے ہیں۔ عبادت کے دوران تہواروں کے دوران بڑے بڑے جلوس علامتیں قربانیاں نظریں، ہدیے اور سطوریائی کا جاہ وجلال حسی نظام کے لیے بہت شاندار ہے لیکن مذہب کے اندر اسی تعلیمات کی روح موت کی وادی میں سو رہی ہے۔ پاک روح کے جلوؤں کو جسمانی وجوہات اور مافوق الفطرت فضل میں بیان کر دیا گیا ہے۔ امریکی پریسٹرین کلیسیاؤں میں بڑھتی ہوئی کفر میں بھی احساس سے خالی عبادت شامل ہے جیسے تھارن ویل نے ٹھکرایا تھا اور اس احساس سے خالی عبادت علم التجربہ فلسفے سے نکلتی ہے۔ کلیسیاء جسے اُس نے پڑھایا اور قبول کیا۔ اور اس عبادت کو مکمل الہیاتی تخلیقی اور کلمہ مجسم ایک شخص کے لیے عقیدت کی عبادت کہتے ہیں۔

اور یہی کلیسائی افراد اس تعلیمی روحانی پرستش جو خدا چاہتا ہے نہ کہ جادوئی جدیدیت اور علم انتائج والے جھوٹے معلم جو تصورات اور علم کو بہت زیادہ تدریج دیتے ہیں۔ جھوٹے نبی جو جھوٹے تجربے اور کلام جھوٹے پاسبان جو اپنی بھیڑوں کو بھوکے مارتے ہیں اور بکریوں کو پالتے پوستے ہیں جو کلیسیاء میں خونخرابہ کرتے ہیں اور کوئی اُن سے نہیں پوچھتا کہ وہ کون ہیں؟ اور وہ پھر خود ہی روکنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ کتاب مسیح اور اس کے لوگوں کو محفوظ رکھے۔